اندر کا اعلان

ماہ جنوری کے اردو ریویو آف ریلیجنز میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "آریہ سماج غیر مذاہب کو کس نظر سے دیکھتی ہے"۔ اس مضمون کے اثنا میں ستیارتھ پرکاش کی پولیٹیکل تعلیم کا بھی کسی قدر ذکر کیا گیا ہے۔ اس مضمون کے شائع ہوتے ہی اندر کے ایڈیٹر نے جھنجھلا کر ایک خاص اعلان شائع کیا ہے کہ یہ ایک خطرناک مضمون ہے اور ضروری ہے۔ کہ اس کا جواب فوراً لکھا جاوے اور ملک میں کثرت سے شائع کیا جاوے۔ تا اس مضمون میں ستیارتھ پرکاش کی جو پردہ دری کی گئی ہے اس کا فوراً انسداد ہو۔ چنانچہ اس نے یہ اعلان کیا ہے کہ آئندہ اندر کا پرچہ اس مضمون کے جواب کے لئے وقف کیا جائے گا اور آریہ بھائیوں کو للکارا ہے کہ وہ خاص طور پر اندر کے اس پرچہ کو ملک میں پھیلائیں۔ ہم اندر کے اڈیٹر کو صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ وہ یہ نہ سمجھیں۔ کہ صرف دشنام دہی سے اور اسلام پر بے جا حملے کرنے سے اس مضمون کا جواب ہو جائے گا۔ اگر وہ واقعی اس مضمون کا جواب لکھنا چاہتے ہیں تو وہ اپنی پہلی روش کو چھوڑ کر اب لکھیں۔ کیونکہ اس مضمون میں جو ستیارتھ پرکاش پر الزام لگائے گئے ہیں ان کا جواب بے جا جوش دکھانے اور تیز زبانی اور دراز بیانی سے نہیں ہو سکتا وہ مضمون بڑے ٹھنڈے دل کے ساتھ لکھا گیا ہے اور اندر کے ایڈیٹر کو بھی ٹھنڈے دل کے ساتھ جواب لکھنا چاہیئے وہ یاد رکھیں کہ دوسروں پر بے جا حملے کرنے سے ستیارتھ پرکاش اور پنڈت دیانند کی بریت نہیں ہو سکتی۔ ان کی بریت تب ہی ہو سکتی ہے۔ کہ جو الزامات ستیارتھ پرکاش اور پنڈت صاحب کے ذمے لگائے ہیں ان کا دفعیہ ہو۔ ہم اپنے معاصروں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی اصل مضمون کو پڑھیں اور پھر جو جواب اندر کا اڈیٹر لکھے اس کو پڑھ کر دیکھیں کہ اڈیٹر صاحب کہاں تک ستیارتھ پرکاش اور پنڈت دیانند صاحب کی بریت ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمارے معاصروں میں سے جو اس مضمون کو دیکھنا چاہیں ان کو رسالہ ریویو بلاقیمت بھیجا جا سکتا ہے اور ہمیں اپنے معاصروں سے یہ بھی امید ہے کہ بعض ان میں سے اس مضمون کو اپنے اخباروں اور رسالوں میں درج کر کے ہمیں ممنون فرماویں گے تا پبلک بھی یہ دیکھ سکے کہ وہ کونسے الزامات ہیں۔ جو ستیارتھ پرکاش اور پنڈت دیانند صاحب کے ذمہ لگائے گئے ہیں۔ اور اندر کا اڈیٹر ان اعتراضات کا جواب دینے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے۔

اندر کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ آریہ سماج کی موجودہ مصیبت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر یہ خطرناک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ یہ اندر کے اڈیٹر کی غلطی ہے۔ آریہ سماج پر جو مصیبت نازل ہوئی اس کا آغاز پٹیالہ کے مقدمہ سڈیشن کے ساتھ ہوا اور وہ مقدمہ نومبر ۱۹۰۹ء میں شروع ہوا۔ مگر یہ مضمون اکتوبر کے انگریزی ریویو میں چھپ گیا تھا۔ چنانچہ مسٹر گرے نے بھی اس مضمون کو بطور ثبوت کے اپنی ابتدائی تقریر میں عدالت میں پیش کیا تھا جیسا کہ اخبارات میں بھی اس امر کا نوٹ دیا گیا تھا اور موجودہ مضمون جو جنوری کے اردو ریویو میں شائع ہوا ہے وہ اسی مضمون کا لفظی ترجمہ ہو صرف اتنا فرق ہے۔ کہ اس میں حوالجات بڑھا دئے گئے ہیں۔

اس مضمون میں جو الزامات ستیارتھ پرکاش اور پنڈت دیانند کے ذمہ لگائے گئے ہیں وہ ایسے صاف اور کھلے ہیں کہ ان کا جواب دینا محال ہے۔ جب یہ مضمون انگریزی میں شائع ہوا تھا۔ تو جس طرح اب اندر کے اڈیٹر نے اس کے جواب کے لئے قلم اٹھایا ہے۔ آریہ پترکا کے اڈیٹر نے بھی اس کے جواب کے لئے متواتر تین چار لیڈر لکھے تھے۔ مگر افسوس کہ بجائے اس کے کہ ریویو کے پیش کردہ الزامات کا جواب دیتا وہ اس امر کے ثابت کرنے کی بے فائدہ کوشش میں مصروف ہو گیا کہ دیانند ایک (گریٹ مین) تھا حالانکہ ایک (گریٹ مین کو) اس امر کی ہرگز احتیاج نہیں ہوتی کہ دوسرے لوگ اس کی (گریٹ نیس) کا ثبوت دیں۔ بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ اور جیسا کہ آریہ پترکا اڈیٹر ریویو کے مضمون کے ایک الزام کا بھی جواب نہیں دے سکا۔ اسی طرح یقین ہے کہ اندر کا اڈیٹر بھی ریویو کی کسی بات کو توڑنے کے قابل نہ ہو گا۔ کیونکہ جو بات صاف اور کھلی ہو۔ اس کا جواب دینا ایک آسان امر نہیں۔ مگر جو لوگ اندر کے اڈیٹر کا جواب پڑھیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ریویو کے مضمون سے بھی آگاہی حاصل کریں۔ تا وہ ہر دو مضامین کا موازنہ کر کے یہ دیکھ سکیں کہ اندر کا اڈیٹر کہاں تک اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوا ہے۔ اخیر ہم

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل شائع ہوا۔)

(کتبہ ملک محمد حسین ...)

خالصہ ایڈوکیٹ امرتسر کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے دو نمبروں میں ریویو کا انگریزی مضمون قریباً سارے کا سارا درج کر دیا تھا۔

ہم یہ بھی ظاہر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ مضمون کسی بحث کی غرض سے یا آریہ سماج کو نقصان پہنچانے کی غرض سے شائع نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس کی غرض یہ تھی کہ ستیارتھ پرکاش میں ایک خاص حصہ ایسی تعلیم کا پایا جاتا ہے۔ جو پولیٹیکل طور پر سخت مضر ہے اور اس کا ضرر پہلے ہی بہت کچھ ظاہر ہو چکا ہے پس آئندہ کے لئے سماج کے لئے مناسب ہے کہ ایسے مضر رساں حصہ کو ستیارتھ پرکاش میں سے نکال دیں ہمیں تعجب ہے کہ اندر کا ایڈیٹر ریویو کے مضمون کو خطرناک اور زہریلا کیوں بیان کرتا ہے اس میں تو صرف ستیارتھ پرکاش کی عبارتیں درج ہیں۔ اگر اس مضمون کو ایڈیٹر اندر نے زہریلا اور خطرناک محسوس کیا ہے تو وہ زہر اور خطرہ صرف ستیارتھ پرکاش کی اپنی عبارتوں میں ہی پایا جاتا ہے۔ ریویو کی اپنی عبارتوں میں تو صرف سماج کے لئے نصیحت ہے۔ اور کچھ نہیں۔

ملازمت خالی ہے

ہمیں ایک دوست کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ دفتر انسپکٹر جنرل آف آرڈیننس فیکٹریز ان انڈیا۔ بمقام نینی تال ممالک متحدہ میں بہت سی ملازمتیں خالی ہیں۔ جن کی تنخواہیں مبلغ للعہ سے مبلغ یک صد روپیہ ماہوار تک ہیں جو صاحب پسند کریں۔ فوراً درخواست براہ راست مذکورہ بالا پتہ پر روانہ کر دیں۔ اگر کوئی درخواست کنندہ ہمارے واقف دوستوں میں سے ہوں۔ تو ہم سفارشی خط بھی اپنے اطلاع کنندے کو لکھ سکتے ہیں۔ مگر درخواست براہ راست جانی چاہئے اگر اس دفتر کے ساتھ خط و کتابت ہو تو دو آنہ کے ٹکٹ خط کے ساتھ بھیجنے چاہئیں

فائدہ مند تجارت

ہمارے ایک احمدی دوست نے حال میں بمبئی سے پنساری اور سٹیشنری کا تازہ مال خرید کر کے ایک دوکان کھولی تھی۔ جسے اب وہ بسبب کسی اور کام میں مصروف ہو جانے کے بند کرتے ہیں کیا کوئی صاحب ہیں جو سارے مال کو یکدفعہ خرید لیں اب صرف اصل لاگت ادا کریں اور بس۔ مال بالکل نیا ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو

روپیہ کس کا ہے؟

از دفتر جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ جناب مکرمی حضرت مفتی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخیر ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء میں جناب خواجہ صاحب کو کسی شخص نے مبلغ ایک روپیہ بابت طلب کتاب صحیفہ آصفیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کیا تھا مگر کوپن پیش و پس ہو گیا ہے اس واسطے تعمیل نہیں ہوئی۔ لہٰذا جناب بذریعہ اخبار شائع کر دیں تاکہ ایک روپیہ بھیجنے والا براہ نوازش کم از کم اپنے پتہ سے اطلاع دیوے۔ والسلام ایجنٹ خواجہ صاحب از لاہور

کیش رتن آئل

کی ایک شیشی اس کے بنانے والے صاحب نند لعل مالک ہندو میڈیکل ہال۔ ہال بازار امرتسر کی طرف سے برائے ریویو پہنچی اور اس کو ہم نے استعمال کر کے دیکھا ہے۔ جو سر کو لگانے کا ایک عمدہ خوشبودار تیل ہے بالوں کو نرم کرتا ہے اور دماغ کو تقویت دیتا ہے اور اس میں وحشت کم ہے اس واسطے ان اصحاب کے واسطے مفید ہے جو کتاب کا غذ کا استعمال رکھتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر ہے اور مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

میری ایک اپیل

الفضا بدر کیفہ مشین

بلا کسی لمبی چوڑی تمہید کے اسے معزز ناظرین! میں آپ کی خدمت میں عرض پرداز ہوں۔ کہ بدر آپ کے لئے حتی الوسع نہایت عمدہ روحانی غذا بہم پہنچاتا ہے۔ یہ خصوصیت اسی اخبار کو حاصل ہے کہ اس میں حضرت امیر المومنین کا درس قرآن مجید تاریخ وار شائع ہوتا ہے گویا گھر بیٹھے آپ اپنے تئیں قادیان میں پاتے ہیں پھر جمعہ کا خطبہ بالالتزام چھاپا جاتا ہے۔ جناب امیر جس قدر دستی خطوط باہر بھجواتے ہیں ان میں سے مفید عوام کی نقلیں شائع کی جاتی ہیں۔ چنانچہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ متعہ اور شیعہ کے رد اور ایک قانونی سائل کے جوابات کس قدر لطیف تھے اس کے علاوہ قرآن الفجر حضرت امیر کی ہر تقریر سب سے اول پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پھر تقریباً ہر پرچہ میں اندرونی یا بیرونی مخالفوں کے خلاف ایک علمی مضمون ہوتا ہے جس نے ایک فرقہ کا رد خصوصیت سے اختیار نہیں کیا بلکہ جیسا کہ قرآن مجید کا طرز ہے اس کے اتباع میں موقعہ بموقعہ کبھی دیانندیوں کا کبھی یسوعیوں کا کبھی شیعہ کا رد ہے کبھی چکڑالویوں کا۔ واقعات عالم پر بھی کچھ نہ کچھ بحث ہو ہی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاک و لائٹ کا خلاصہ ہے۔ غرض اخبار ان سب مضامین کے ساتھ ٹھیک ساتویں دن وقت پر شائع کیا جاتا ہے یہ شمار خود بخود گفتن کا مضمون نہیں۔ بلکہ عرض حال ہے کہ اپنی طرف سے محنت کے ساتھ پرچہ تیار کیا جاتا اور وقت پر بھجوایا جاتا ہے۔ یہ تو ہمارا فرض تھا جس کو ہم اپنی مقدرت کے مطابق خدا کے فضل سے ادا کر رہے ہیں اور اس میں جو اصلاح مناسب ہو۔ وہ کرنے کو تیار ہیں

اب ایک فرض

آپ کا بھی ہے وہ یہ کہ بدر کی ترقی خریداروں کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے آپ صاحبان کا جو خریداران بدر ہو جہاں یہ فرض ہے کہ اخبار کے خریدار پیشگی قیمت کی ادائگی کے ساتھ رہیں۔ وہاں یہ بھی کہ

کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت دینے والا اور

بھی بہم پہنچائیں اور ہم آپ کی خاطر وعدہ کرتے ہیں کہ مع ضمیمہ درس کے خریدار کو جو اس اپیل سے متاثر ہو کر بنایا جائے گا سب سے سالانہ میں اخبار دیدیں گے۔ اور بلا ضمیمہ ۲؎ میں۔

میں مکرر اپنی یادداشت کی طرف اپنے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ اور دلاتا رہوں گا۔ جب تک کہ بدر کا ایک ہزار خریدار اور پیدا ہو جاوے۔

قادیان کی بڑی ضرورتیں

میں پچھلے ہفتے اپنی معزز قوم کو توجہ دلا چکا ہوں کہ اینٹوں کے لئے مال۔ روٹی پکوانے کے لئے تندور۔ کھانے کے لئے آٹا صاف اور گھی خالص نہ ہونے کی وجہ سے مہاجرین دارالامان بہت تکلیف میں ہیں انہی میں سے ایک اور ضرورت گوشت کی ہے قادیان میں ایک وقت تو وہ تھا جبکہ چھ ماہ کے بعد ایک بکرا ذبح ہوتا تھا یا مسیح موعود کی طفیل یہ فضل کہ دن میں تین چار بکرے بھی یقیناً کافی نہیں ایک ہی قصاب غیر احمدی ہے جس کا سلوک احمدیہ پبلک کو بالعموم اچھا نہیں جس نرخ پر اس کا دل چاہے۔ فروخت کرتا ہے۔ کبھی چار آنے سیر اور کبھی پانچ آنے سیر۔ پھر گوشت بھی اچھا نہیں ہوتا۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ کوئی احمدی قصاب یہاں آئے اور وہ یہاں اپنی دوکان کھولے احمدی برادران انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں گے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ پہلے ایک دو دکانیں ہم نے کھلوائی ہیں اور ان کو بوجہ نقصان دکان بند کرنی پڑی ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ اس میں ہمارا کچھ قصور نہیں دکان کھولنے والے قصاب نہیں تھے اور بوجہ پیشہ ور نہ ہونے کی وجہ جزوری اور دیگر لوازمات دکان بجا نہ لاسکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کوئی ایسا آدمی آنا چاہئے۔ جو آبا و اجداد سے قصاب ہو اور دوکانداری خوب جانتا ہو اور گوشت حتی الوسع عمدہ مہیا کرے نیک نیتی اور تقویٰ کے ساتھ کام کرے پھر انشاء اللہ اس کے لئے کوئی اندیشہ نہیں بلکہ دینی و دنیوی فوائد سے متمتع ہوگا۔

قابل توجہ جناب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب الکائی نجات پنجاب

ڈاک دو بار تقسیم ہونی چاہئے

قادیان وہ مقام ہے جہاں ایک معمولی برانچ آفس تھا مگر خدا کے برگزیدہ نبی کے قدوم میمنت لزوم کی طفیل اسے وہ ترقی نصیب ہوئی کہ یہ سب آفس ہو گیا۔ پہلے ایک کلرک کافی سمجھا جاتا تھا مگر اب یہ حال ہے کہ ایک ہیڈ اور ایک اسسٹنٹ کلرک بھی کام پورا کرتے ہیں۔ بدر اخبار ہفتہ وار ہے۔ الحکم مہینے میں چار بار نکلتا ہے۔ نور پندرہ روزہ ہے ایک ماہواری رسالہ تشحیذ ہے ریویو اردو ہو ریویو انگریزی ہے اس کے علاوہ چار لاکھ سے زیادہ صفحوں کا لٹریچر یہاں رہتا ہے۔ صدر انجمن کا دفتر ہے۔ ہائی سکول ہے۔ کاروبار متعلقہ تجارت اس سے خطوط رجسٹری۔ منی آرڈر۔ وی پی وغیرہ کی اتنی کثرت ہے کہ باید و شاید۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ بیرونجات کی چٹھیاں دیر سے ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر ضلع گجرات کو لیں۔ کہ یہاں سے دوسرے دن خط پہونچ جاتا ہے مگر وہاں تیسرے دن بلکہ اکثر چوتھے دن آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بٹالہ ایک دن ڈاک رکی رہتی ہے اور جو ڈاک پیر کی گاڑیوں پر پہنچتی ہے وہ شکل دس بجے کے قریب قادیان آتی ہے جس سے کئی کاموں میں بہت سخت حرج واقع ہوتا ہے اس لئے نہایت ضرورت ہے اس بات

قرآن الفجر

ان قرآن الفجر کان مشہودا

(امیر المومنین)

۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء - فرمایا کہ ولقد خلقنٰکم ثم صورنٰکم (تمہیں تجویز کیا پھر تمہیں صورت بخشی) جس میں تمام آدم زاد مخاطب ہیں کے بعد ثم قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فرمانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی آدم زاد مسجود ملائک ہونے سے باہر نہیں ہر ایک کے علی قدر مراتب ملائکہ فرمانبردار ہیں اور یہ ظاہر ہے اس سے کہ دنیا کی سب چیزوں پر کوئی نہ کوئی ملک ہے اور ہر چیز کا ایک فرشتہ سے تعلق ہے۔

۲ - آدم - جس طرح آدم تمام آدمیوں کا صورت اعلیٰ تھا اسی طرح ابلیس ان ارواح خبیثہ کا جو آدم زاد کی دشمن ہیں - اور میرے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی - کہ وہ ابلیس جو ابو البشر کا دشمن تھا اب تک حی و قیوم خدا کی طرح زندہ ہو۔

(۳) امر دو قسم ہے ایک امر کونی جس کے لئے آیا ہے۔ نقول لہ کن فیکون - ایک امر شرعی جو انسان کی مقدرت - امکان اختیار کے نیچے ہے - جیسے امرنا مترفیہا - ففسقوا فیہا -

(۴) اغویتنی جو شیطان نے کہا اس سے مراد ہے تو نے مجھے غاوی (ہلاک ہونے والا) ٹھہرایا۔

(۵) شیطان کو چار مقامات سے شبہات ڈالنے کا موقعہ ہے - آگے پیچھے دائیں - بائیں - یعنی مبداء - معاد - شریعت - حظوظ نفسانی - اوپر والی جگہ خالی ہے - مومن کو چاہیئے کہ بہت بہت دعا کرے۔

مولانا روم نے ایک کہانی لکھی ہے کہ ایک تاجر ہندوستان میں آیا - سب گھر والوں سے پوچھا تمہارے لئے کیا لاؤں - اپنی طوطی سے بھی پوچھا اس نے کہا کہ میرا سلام طوطیان ہند کو کہہ دینا چنانچہ اس نے ایسا کیا - تو یہ سنتے ہی طوطی پھڑ پھڑا کر گر پڑی گویا مرگئی - جب واپس گیا تو اس نے طوطی کو یہ واقعہ سنا دیا وہ سنتے ہی پھڑ پھڑائی اور گری گویا کہ مرگئی - افسوس کے ساتھ باہر پھینک دیا - طوطی وہاں سے اُڑ کر بلند درخت پر جا بیٹھی اور کہا کہ مجھے یہ پیغام بھیجا گیا تھا - کہ قفس سے رہائی مر کر ہو سکتی ہے اس سے مجھے ایک نکتہ معرفت سوجھا - کہ ارواح صالحین بھی تحت العرش سبز جانوروں کے رنگ میں ہیں - ان تک سلام کا ہدیہ پہنچانا چاہیئے تاکہ ان میں بھی ہماری نسبت شور پڑے اور وہ ہمارے لئے دعا کریں اور وہ دعا خدا کی رحمت کی تجلی میں ظاہر ہو اس لئے مومن کو لازم ہے کہ اپنی دعا میں عباد اللہ الصالحین پر بہت بہت سلام و درود بھیجے - یہ طریق مجرب ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو مخاطب فرماتا ہے کہ تم اپنی بیبیوں کے ساتھ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ یوں گھر میں رہو کہ وہ گھر جنت ہو جاوے یٰاٰدم اسکن انت وزوجک الجنۃ -

(۷) انسان میں جو کمزوریاں ہیں وہ امتحان کے وقت ظاہر ہو جاتی ہیں اس وقت آدمی کی حالت پیلے تراشنے کی ہے - مگر وہ جیلے ایسے ہی ہیں جیسے کوئی پتے جوڑ کر لباس بنالے کیونکہ پتے جلد سوکھ کر گر پڑتے ہیں - مومن دعا کرتا ہے تو ایسی کمزوریوں کا شکار نہیں ہوتا - حضرت صاحب کو بعض علماء نے کہا منشی آدمی ہے عربی لکھنا نہیں جانتا - آپنے دو چار دن بہت دعا کی بہت دعا کی - اس کے بعد مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک دن عرض کیا - حضور ایک رباعی عربی میں لکھدیں - فرمایا یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکیگا - پھر اندر چلے گئے اور بیالیس[۴۲] شعروں کا ایک قصیدہ لکھ دئے اور فرمایا کہ عربی بھی مسلمانوں کی مادری زبان ہے اس کے بعد تو پھر حد ہی کر دی - تمام علماء کو تحدی کی - مگر کوئی مقابلہ نہ کرسکا۔

چلیپا پر دوسرا شخص

ایک صاحب لکھنو میں اصغر علی خان معرکہ آپکا یہ طفل دبستان بیٹا - پسر قاری یعقوب علی خان صاحب رئیس شیعہ آئت وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم کے معنے یہ بیان اور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ صاحب نے چلیپا پر ایک آدمی کو ہو بہو مسیح علیہ السلام کی سی صورت بنا کر یہودیوں کے ہاتھ سے قتل کروا ڈالا اور حضرت مسیح کو چرخ پر چڑھا لیا اور اللہ تعالیٰ قادر ہے۔

الجواب - کہتا ہوں میں کہ اس میں تو شک نہیں کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام نے نبوت کی دعوت کو .... عام لوگوں میں پھیلایا تو یہود کا ایک گروہ حضرت مسیح کو سچا اور راستباز جان کر اون کا پیرو ہو گیا اور ثانی گروہ کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوا - کہ یہ مسیح الیاس کے قبل جو دعوے نبوت کرتا ہے - یہ کذاب ہے - پس اول گروہ تو حضرت مسیح م کی حفاظت اور اشاعت میں مستحکم رہا اور ثانی گروہ منکرین بموجب کتاب استثنا شریعت کے موافق حضرت مسیح کو صلیب دینے کے منصوبے کرتے رہے پس اول گروہ کی جان نثاری کے باعث سے حضرت مسیح اور ان کی والدہ ماجدہ صدیقہ بی بی مریم رضہ خلاف سنت آسمان پر نہ چڑھ سکنے کے سبب سے ایک اونچے مقام اور ٹیلہ پر اپنی جان کی حفاظت کے لئے چلے گئے اور اس بات کا گواہ کہ وہ ہر دو اس مرکز زمین ہی میں رہ پڑے اور اجل طبعی سے فوت ہوگئے - خدا ہے جیسا کہ وہ خود ہی قرآن شریف میں فرماتا ہے - و اٰوینٰہما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین (دیکھو سورہ المومنون ع ۳) جب دوسرے گروہ نے مسیح علیہ السلام کو اشاعت کرتے ہوئے نہ پایا - تو معتقد علیہ گروہ سے یہ کہدیا کہ ہم نے جیسے کو صلیب دیدی اور جیسا کہنا ان کا بطور استہزاء کے تھا کیونکہ وہ بے شک جانتے تھے - کہ اونہوں نے نہیں مارا اور انہوں نے اپنے باقی آدمیوں کو شبہ میں ڈال دیا - جبکہ اول گروہ نے یہ کلام سُنا تو شک کرنے لگے کہ وہ تو سچا نبی تھا کیوں کر صلیب پاگیا - انہی شکوکات کو حق سبحانہ اختلفوا فیہ سے بیان فرماتا ہے اور یہودی اس لئے شک میں ہیں کہ جن سے جیسے اٹھائے گئے ان کو کچھ علم نہیں - مگر ظن کی پیروی کرتے ہیں جیسا کہ مسلمان بھائی اپنے ظن کی پیروی کر رہے ہیں - کہ حضرت مسیح کی صورت کا ایک آدمی ضرور یہودیوں نے صلیب پر مار ڈالا تھا اور یہ نہیں سوچتے کہ اس قتل اور ایک قسم کے تناسخ سے تو یہودیوں کی بزرگی ثابت ہوتی ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی خاطر سے ایک مرد حضرت مسیح م کی سی صورت بنا دی تاکہ یہودیوں کو اس کے مار ڈالنے سے رضامند کردے اور کہ وہ مبتلی نہ ہو اور پھر ایسی صورۃ میں یہودیوں کا یہ قول کہ ہم نے مسیح کو مار ڈالا - کچھ حیرت اور تعجب کی بات نہ ہوتی اور نہ لغو ہوتا - اب ہم مخالف سے دریافت کرتے ہیں کہ آئت مذکور العنوان میں وہ کونسا لفظ ہے - کہ جس کے معنے مسیح کی صورت اور تصویر کے ہیں - کوئی ہمیں بتا دے - والسلام

خاکسار کبیر الدین احمدؐ احمدی - سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو

الخطبہ ایک قرآن خواندہ لڑکی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام مگر تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو - خط و کتابت معرفت دفتر ہذا مع ٹکٹ چار آنہ - واضح ہو کہ لڑکی کا والد جالیس روپیہ۔

۲ - اور ایک اور ۱۵ سالہ لڑکی قریشی النسب کے تاڈل تعلیم یافتہ کے لئے جو دستکاری میں بھی کمال رکھتی ہے - رشتہ کی ضرورت ہے - جو احمدی برسر روزگار ہو۔

(جب تک چار آنے کا ٹکٹ نہ دیں گے کسی درخواست پر کوئی توجہ نہ ہوگی)

التجاء دعا حکیم فضلدین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں - احباب سے دعائے صحت التجا کرتے ہیں - احباب و عاذ ماوین

رسید زر

۲۸ - جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب محمد اسحٰق صاحب	عہ ۲۰۰۳	بقایا	عہ
جناب محمد ابراہیم صاحب	۲۳۱۲	"	عہ
جناب عبد الرزاق صاحب	۱۲۷۷	"	عہ

یکم فروری سنہ ۱۹۱۰ء

جناب سخاوت علی صاحب	عہ ۷۰۲	"	عہ
جناب مولا بخش صاحب	۲۹۴	"	للعہ

خواجہ کمال الدین صاحب اور مسٹر جے ڈنیل

یا

قرآن اور بائیبل

فرافشان مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۰ء میں مسٹر جے ڈانیل نے رستے چلتے چلتے ایک روڑا شجرہ طیبہ پر بھی پھینک دئے ہیں۔ انکی اپنے مکرم مہربان کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ کہ اسلام وہ شجرہ طیبہ ہے جو شان نزول سے آئت اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا۔ اس کے اصل ایسے ہیں کہ پاک دلوں کی سرزمین میں گڑ جاتے ہیں اور پھر کوئی طاقت ان کو اکھیڑ نہیں سکتی اور اس کی شاخیں ایسی ہیں کہ اعتراض کا روڑا ان تک نہیں پہونچ سکتا۔ ہاں جیسا کہ ثمردار درخت سے امید کی جاسکتی ہے اس روڑے کے جواب میں کچھ ثمرات اس شجرہ طیبہ سے گرنے ہیں جو ہدیتہً آپکے پیش کئے جاتے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسلام وہ درخت نہیں ہے جو کسی موسم میں پھل نہ دیتا ہو کہ جب بھوکوں کی ایک جماعت اپنے سرگروہ کے ساتھ اس کی طرف بڑھے تو وہ اپنا پھل نہ دے اور تنگ دلی سے اس پر لعنت کرنے کی ضرورت پڑے۔ بلکہ یہ وہ درخت ہے۔ کہ توتی اکلھا کل حین۔ پس آپ کو بھی اس میں سے اپنے دامن سعادت کی وسعت کے مطابق دیا جائے گا۔

خواجہ صاحب کا دعوے (خواجہ صاحب کا کیا دعویٰ ہوتا قرآن کا دعوے) تو یہ تھا کہ قرآن ایک کمل اور تمام صداقتوں اور خوبیوں کا جامع ہے اس کی تردید میں مجھے آپ سے یہ اُمید رکھنی چاہیئے تھی۔ کہ آپ کوئی ایسی صداقت یا عمدہ تعلیم پیش کرتے جو ازبس ضروری اور انسانی کمالات کے واسطے نہائت مفید ہو سکتی ہو اور وہ قرآن شریف نے پیش نہ کی ہو۔ مثلاً آپ ہی لکھ دیتے کہ قرآن میں کفارہ کی تعلیم نہیں۔ تاکہ ہم آپ کی خدمت میں الضحیٰ اور رحم بلامبادلہ کی تفسیر پیش کرسکتے اور آپ سے پوچھتے کہ زید کے سر میں درد ہے اور عمر پتھر سے اپنا سر پھوڑ لیتا ہے یہ کونسی معقولیت ہے۔ اور کفارہ نے درد زہ اور پیشانی کے پسینے سے روٹی کمانے میں کہاں تک سہولت پیدا کی ہے وغیرہ وغیرہ یا آپ تثلیث کا مسئلہ پیش کرتے کہ یہ قرآن شریف میں نہیں۔ تاہم بھی اس مسئلہ خدا کی نسبت کچھ مزید علم حاصل کر سکتے اور آپ سے پوچھتے۔ کہ روح القدس۔ باپ۔ بیٹا تین مختلف نام کسی نہ کسی مابہ الامتیاز کی وجہ سے ہیں اور یہ امتیاز یا نقص کی وجہ سے ہے یا کمال کے سبب اور ہر دو صورت تثلیث غلط ثابت ہوتی ہے جس کا انبیاء سلف کی تعلیمات میں کوئی نشان نہیں مل سکتا اور شائد ہم بھی ایسے انوکھے عقل آزما بلکہ دانش زدا اصول ریاضی سے اطلاع پاسکتے۔ جس میں ایک اور ایک اور ایک مل کر بجائے تین کے ایک ہوتے ہیں۔

لیکن آپنے ہماری امیدوں کے خلاف ایک ایسا امر پیش کیا جس کی میں آپ جیسے دانشمند انسان سے ہرگز امید نہیں کرسکتا یعنی آپ "قرآن ایک کمل کتاب ہے" کی تردید میں یہ فرماتے ہیں کہ اس میں کثیر الازدواجی کو جائز ہے اور سود کا عدم جواز ان بحثوں کو خواجہ صاحب کے لکچر کی تردید سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔

تاہم چونکہ آپنے روڑا پھینک دیا اس لئے اب ضرور ہے۔ کہ اس کے جواب میں شجرہ طیبہ سے کچھ ثمر گریں۔ وہ بہرحال آپ کا حق ہے خواہ بوجہ کسی مرض کے کھانے والے کو وہ اصلی مزا نہ دیں اگر بیمار سیب کو اپنی بدمذاقی اور کسی خلط کے غلبہ کی وجہ سے تلخ یا بدمزا کہتا ہے تو کوئی دانشمند تجربہ کار صحیح الفہم وصاحب ذوق سلیم اس کے ساتھ ہم نوا نہ ہوگا۔

سب سے پہلے ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ نکاح کی غرض کیا ہے۔ پھر ہم یہ دیکھیں گے کہ کثیر الازدواجی اس مقصد میں خارج ہے۔ یا اس مقصد میں معین ومدد اس کے ساتھ ہی ہم نے اسلام کے احکام پر غور کرنا ہے کہ اس میں ایک سے زیادہ بی بی نکاح میں لانے کی اجازت بشرط ضرورت وبحالت مجبوری ہے نہ کہ برائے حصول خواہشات نفسانی ومحرک قوائے شہوانی۔

اور پھر یہ کہ اس کے لئے بھی ایک تعداد مقرر ہے جو صرف چار تک ہے پس اس لحاظ سے اسلام میں کثیر الازدواجی نہیں۔ بلکہ زوج واحد کے قاعدے میں ایک استثنا ہے جو دنیا کے ہر ردل میں ہوا ہی کرتا ہے سو قرآن شریف نے نکاح کے کیا اغراض بیان کئے ہیں۔ ان میں سے بعض میں خود ہی بیان کروں گا اور مسٹر جے ڈانیل پر یہ بار نہیں ڈالونگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ معذور ہیں اور ان کی کتاب دعویٰ کی دلیل ہونے سے بالکل عاری ہے اور اس لحاظ سے وہ اس بات کے عادی نہیں کہ جب کسی صداقت کا مطالعہ کریں تو اس کے ساتھ اس کی خوبیوں کا علم بھی حاصل کریں۔

دیکھئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیرا ونساء۔ اور پھر اس کے آگے نکاح کے مسائل بیان فرمائے ہیں۔ کہ فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ گویا نکاح کی اصل غرض ہے۔ تقویٰ۔ بقاء نسل۔ تعیین والدین اور آئت لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔ کی ماتحت۔ سکینت۔ مودۃ۔ رحمۃ۔ لیکن اگر کوئی شخص وہ "فطری خواہش" جو مرد کی عورت کے لئے ہے اور جو "پاکیزہ خواہش" ہے زیادہ رکھتا ہے یا نکاح کی اصل غرض بقاء نسل میں کچھ روک دیکھتا ہے۔ تو عورت کی بعض معذوریاں۔ مثلاً کورس۔ حمل۔ وضع حمل۔ عقیمہ ہونا ایسی ہیں کہ ان پر لحاظ کرتے ہوئے اجازت دینی پڑتی ہے کہ وہ مرد اور نکاح کرے اور اگر یہ اجازت نہ دی جاوے گی۔ تو اس کا نتیجہ وہی ہوگا۔ جو یورپ میں ہو رہا ہے۔ مسٹر جے ڈانیل آپ خود ہی انصاف سے کہیں کہ زنا کی کثرت اور حرامی بچوں کی بہتات اسلامی ممالک میں ہے جہاں تعدد ازدواج کی اجازت ہے یا ان ممالک میں جہاں مرد ایک سے زیادہ بی بی نہیں کرسکتا۔ اور پھر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی طرح خوفناک قتل پر مجبور ہوتا ہے۔ کیا آپ عورت مرد کی عمروں میں اختلاف نہیں پاتے اور آپ نہیں دیکھتے کہ عورت جلد بوڑھی ہو جاتی ہے۔ جبکہ مرد ابھی ایک اور عورت سے بھی اتنی مدت تک نباہ کر سکتا ہے۔ اور یوں بھی عورتوں کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں مردوں سے عورتیں دس لاکھ بیاسی ہزار چھ سو اُنیس کے قریب زیادہ تھیں۔ گویا قانون قدرت کی شہادت ہے۔ جو از تعدد ازدواج پر اور پھر اس کے ساتھ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مرد جنگوں میں آئے دن کم ہوتے جاتے ہیں پس اگر کسی عورت میں کوئی ایک نقص ہے۔ جو اغراض نکاح میں روک ہے تو کیا یہ بہتر ہے کہ طلاق دے کر اسے الگ کر دیا جاوے یا یہ کہ اس کمی کو ایک اور نکاح کے ذریعے پورا کر لیا جائے۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ آخرالذکر تدبیر ہر طرح سے پسندیدہ اولی الالباب کہی جاسکتی ہے۔ خود آپ کی بائیبل کی شہادت ہمارے حق میں ہے۔ چنانچہ ہم جب انبیاء بنی اسرائیل کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں تو ان کو بھی کثیر الازدواج پاتے ہیں۔ گویا راستبازوں کا گروہ جو خلقت کے لئے خدا کی طرف سے اسوہ حسنہ ہوا کرتا ہے ہمارے ساتھ ہے۔ مسیح کا نمونہ اگر بطور استثناء نہیں تھا تو اس کے لئے تمام پادری اور عیسائی پہلے ملزم ہیں کہ وہ اپنے خداوند کی طرح مجردانہ زندگی نہیں بسر کرتے اور جنہوں نے ایسا کیا انہوں نے جو پھل پایا وہ منک اور ننوں کے کارناموں سے ظاہر ہے۔ جو تاریخ کے صفحات پر مرقوم ہیں۔ گو ہم اس بات کا ثبوت بھی رکھتے ہیں کہ مسیح نے ایک سے زیادہ نکاح کئے ورنہ ان ساتھ رہنے والی عورتوں کے متعلق معاملہ مشتبہ قرار دیا جائیگا۔ جس کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ ہم یقین کریں۔ کہ مریم مگدلینی وغیرہ کا آپ کے ساتھ نکاح تھا۔

یہ کہنا سخت بے انصافی ہے۔ کہ تعدد ازدواج حیوانی جذبات کو

[Boxed sidenotes, partly legible: تعدد ازدواج کی ضرورت — کثیر الازدواجی اغراض نکاح میں داخل ہے — مجردانہ زندگی کے نقصانات]

ابھارنے والی ہے حالانکہ نکاح ایسی حرکات کو مٹانے والا ہے۔ اور یہ مسئلہ ایک مجرد اور بیاہے ہوئے کی زندگی پر غور کرنے سے بھی حل ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ سمجھ بھی آجائے گی۔ کہ دونوں میں سے بلحاظ اخلاق کے کون اعلیٰ پایہ پر ہے۔ ...س قدر برداشت۔ تحمل۔ ہمدردی۔ رحم۔ قبل مال ...وانست اور پھر اولاد کے لئے محنت سے روزی کمانا اور اوقات کی پابندی۔ بری مجالس سے پرہیز۔ کفایت اور میانہ روی ایک متاہل شخص میں ہو سکتی ہے وہ کب ایک مجرد میں ہو سکتی ہے اسی نقطۂ خیال سے یہ صاف دو باتیں نکاح کرنے والے انسان میں زیادہ طور سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ پھر ہم اسلام کی عام تعلیم پر جب نظر کرتے ہیں۔ تو وہ سب کی سب ان جذبات کو مٹانے والی ہو اور ان مٹانے کے لئے وہ وہ راہیں سمجھاتی ہیں۔ جو انجیل میں مطلق نہیں۔ اسلام نے مردوں اور عورتوں کے کھلم کھلا میل جول کو جس کا اس بدی کی جڑ سے کاٹ دیا ہے۔ جو امریکہ و یوروپ میں پھیلی ہوئی ہے۔ انجیل نے کہا ہے۔ کہ تو عورت کو بری خواہش سے نہ دیکھ۔ مگر قرآن شریف نے تعلیم دی کہ بلا ضرورت شرعی دیکھو ہی نہیں بلکہ نگاہیں نیچی رکھو۔ تمام مہذب قوموں نے بعد لاکھ ہزار خرابی بصرہ اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ شراب اُمّ الخبائث ہے۔ مگر آپ کی بائبل نے اس کی ذرہ بھر مخالفت نہ کی۔ بلکہ یہ تو آپ کے خداوند یسوع کا خاص معجزہ تھا اور اب تک عشاء ربانی میں یادگار ہے اور ایسا ہی تو ہے کہ یسوع کے خون کا بروز بلکہ خداوند یسوع کا لہو ہے۔ اسی شراب کو قرآن انہ رجس من عمل الشیطان فرماتا ہے اور تمام عرب کو اس غارت گر مال و جان تباہ کن دین و ایمان سے بچاتا ہے۔ کیا ایسا اسلام شہوات شہوانی کا بڑھانے والا ہے۔ یا عورتوں کے حقوق ضائع کرانے والا ہے؟ حالانکہ ہم اب بھی دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے جو حقوق عورتوں کو دئے ہیں وہ ان کا عشر عشیر بھی نہیں جو اسلام نے دئے ہیں عیسائیوں میں تو بعد از نکاح عورت کا اپنا نام ہی نہیں رہتا۔ گویا اس کی ہستی ہی کوئی نہیں۔ مجھے مسٹر جے ڈانیل سمجھائیں۔ کہ کون سے خاندانی۔ معاشرتی اور اخلاقی زندگی پر اثر ہوتے ہیں اور اثر بھی ناگفتہ بہ۔ آپ اس ناگفتہ بہ کو ہنفتہ بہ نہ سمجھیں بلکہ ان کو ظاہر کر دیں تاہم بھی اس پر غور کر سکیں ہم تو دیکھتے ہیں کہ خاندان کی رونق بڑھتی ہے معاشرت میں خوبی و عمدگی پیدا ہوتی ہے۔ بہت سے اعلیٰ اخلاق کا اظہار صرف تعدد ازدواج پر موقوف ہے۔ اگرچہ پیش آنیوالے جھگڑے آپ کے پیش نظر ہوں اور ان سے خوف کھا کر آپ ضرورت کو پورا کرنے سے ڈرتے ہوں۔ تو یہ بزدلی اسلام نہیں سکھاتا۔ ممکن ہے۔ آپ دنیا میں خودکشی کا رواج بڑھا دیں۔ کیونکہ آخر یہ زندگی بھی کشمکش سے خالی نہیں۔ فوجوں میں کسی کو داخل ہونے دیں کو ڈٹنا پڑتا ہے۔ مسٹر جے ڈانیل مجھے بتائیں کہ زندگی کا کونسا مرحلہ ہے جو کسی نہ کسی قسم کی کشمکش سے خالی ہے ان جو باتیں حد سے بڑھنے والی ہوں ان کا اسلام نے خوب خیال رکھا ہے چنانچہ اس نے تعدد ازدواج کی اجازت مثنیٰ و ثلٰث و رباع کے ساتھ ہی فرما دیا ہے فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ۔ اگر تم ڈرتے ہو کہ عدل نہ کر سکو تو پھر ایک ہی نکاح کرو اور دوسرے مقام پر ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فرما کر انسانی کمزوری کو بھی جتا دیا کہ تم ہرگز نساء میں عدل نہیں قائم رکھ سکتے۔ لیکن دوسرا نکاح بوجہ مجبوری کیا جاتا ہے۔ اس لئے عدل قائم رکھنے کا گر بتایا۔ کہ فلا تمیلوا کل المیل۔ ایک کی طرف بالکل ہی نہ جھک جاؤ اور فرمایا کہ لونڈی سے بھی نکاح اسی صورت میں کرو کہ جہاں تکلیف یا لیطاقی سے خوف ہو۔ چنانچہ فرماتا ہے ذلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم یعنی یہ اجازت اس کے لئے ہے جو تم میں عنت سے ڈرے اور اگر صبر کرو تو بہر حال بہتر ہے اور پھر ذلک ادنیٰ الا تعولوا فرما کر ایک ہی نکاح کی خوبی کو ظاہر کیا ہے یعنی نامنصفانہ برتاؤ اور زیادہ عیالدار ہونے کی زحمت سے بچنے کے لئے یہ طریق (ایک نکاح) اچھا ہے۔ لیکن بحالت اضطرار و مجبوری اجازت دی۔ جب کہ نکاح کی اغراض ایک نکاح سے پوری نہ ہو سکیں۔ ایسی پاک تعلیم پر اعتراض کرنا مسٹر جے ڈانیل کو نہیں چاہئیے تھا۔ وہ اپنی انجیل میں اپنے خداوند یسوع کا ایک ہی قول نہ پیش کر دیتے جو تعدد ازدواج کو حرام قرار دیتا ہو مگر وہ یہ بھی نہیں کر سکے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض ان کی ۵۰ سالہ زندگی دیکھ کر کرنا چاہئیے تھا جو بڑھاپے تک جوانی کے عالم میں جب کہ دوسرا قریش حسین سے حسین بیبیاں پیش کرتے تھے۔ ایک ہی بی بی کے زوج رہے۔ پھر ملکی مذہبی ضرورتوں کی وجہ سے آپ نے بہت سے نکاح کئے۔ آپ کی زندگی کے حالات انجیل کے مولفوں یا انجیل کے ہیرو کی طرح پردۂ خفا میں نہیں بلکہ بالکل ظاہر ہیں اس لئے میرے خیال میں فی الحال یہ کافی ہے۔

مسئلہ سود

دوسرا۔ مسٹر جے ڈانیل فرماتے ہیں کہ اسلام میں سود کی اجازت نہیں اور اس کا برا اثر تجارت اور مالی ثروت کے حاصل نہ ہو سکنے پر ہوتا ہے تعجب کہ ایک شخص جس کا خداوند یسوع صریح الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ "اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا آسان ہے مگر دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا" وہ ایک الہی کتاب کو صرف اس نقطۂ خیال سے نامکمل ٹھہراتا ہے۔ کہ اس میں سود کا لین دین جائز نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان "دولتمند" نہیں مگر مسلمان دولتمندی کو کیا کریں کیونکہ مسلمان اس دنیا میں بطور ابن السبیل کے ہے اس کا دار القرار تو وہ جہان آخرت ہے۔ جہاں یہ نہ پوچھا جائیگا۔ کہ تو کتنے روپوں کا مالک تھا بلکہ یہ دریافت کیا جاویگا۔ کہ تیرے عمل کیا ہیں۔ پھر یہ بھی غلط ہے کہ مسلمان اس لئے مفلس ہیں کہ وہ سود نہیں لیتے۔ کیونکہ وہ قدوسی جنھوں نے ایک دنیا کو فتح کیا اور جو عظیم الشان شہنشاہ ہوئے وہ نہ سود لیتے تھے نہ سود دیتے تھے۔ اگر سود کسی دولتمندی کو لا سکتا۔ تو سنہ ۱۹۰۰ء میں انگلستان کا قرضہ نو ارب ۵۴ کروڑ نہ ہوتا اور فرانس کا قرضہ سولہ ارب ۲۹ کروڑ۔ روس کا نو ارب ۴۰ کروڑ۔ اطالیہ کا آٹھ ارب ۱۰ کروڑ۔ ہسپانیہ کا ساڑھے چھ ارب۔ آسٹریا کا پانچ ارب ۹۱ کروڑ قرضہ نہ ہوتا۔ اور اگر سود کسی مفید کام میں آسکتا۔ تو ایک سو چھیانوے ارب ۴۴ کروڑ روپے پر پانچ ارب سالانہ سود جو ضائع ہوتا۔ یہ غریبوں کے کام آسکتا۔

مسٹر جے ڈانیل مجھے بتائیں کہ سود نے ثروت میں کیا زیادتی کی کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ مصر۔ بابل اور ایران کا زوال اسی وقت ہوا۔ جبکہ اٹھارہ سو صرف اس دنیا کے مالک رہ گئے۔ امریکہ میں آٹھ ہزار لاکھ پتی ہیں۔ تو پچاس لاکھ مفلس۔ نوے فی صدی ایسے ہیں۔ کہ ان کا کوئی گھر نہیں۔ برطانیہ کی نصف زمین کے مالک صرف پچیس سو اشخاص ہیں۔ ۳۰ فیصدی کو پیٹ بھر کھانا نہیں ملتا۔ پچاس لاکھ کی ملکیت ہے۔ تین کروڑ بیس لاکھ مزدوری پیشہ ہیں۔

جناب یہ اسی سود ہی کی برکات ہیں کہ دولت سمٹ کر چند اشخاص کے قبضے میں آگئی۔ کیا اس کو ثروت کا بڑھنا کہتے ہیں۔ پھر مجھے بڑا تعجب ہے آپ کی اس تحریر پر کہ سود کے لینے میں اخلاقی نقصان بھی پہلے درجہ کا ہے۔ ایک غریب کو روپے کی سخت ضرورت ہے، ایک شخص اسے فیصدی شرح پر قرضہ دیتا ہے۔ آپ کے نزدیک یہ امر اخلاق میں داخل ہو گا۔ کاش! آپ سمجھیں کہ یہی سود تمام بدی ہے۔ جو خود غرضی۔ تنگدلی۔ دنیا پرستی۔ نفس پرستی اور ظلم کا سرچشمہ ہے۔ سود لینے والے میں مطلق ہمدردی نہیں رہتی وہ خیرات بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اسے خیال آتا ہے کہ یہی روپیہ تھوڑی سی مدت میں بلا کسی محنت کے ڈیڑھ روپیہ بن سکتا ہے میں کیوں دوں۔ شاید آپ کہیں کہ قرضہ نہ دینے سے کیا چاہیے آپ کو معلوم نہیں کہ سودی قرضہ مل جانا ہی بہت سی عیاشیوں کا منبع ہے اگر یہ سہولت نہ ہوتی تو کئی خاندان تباہ نہ ہوتے۔ اور یہ جو آپ کا منشاء ہے کہ تجارتی معاملات بغیر سود نہیں چلتے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ صحابہ کرام بالعموم تاجروں کی ایک جماعت تھی۔ اور جماعت

بھی کامیاب۔ مگر ان میں کوئی سود نہ لیتا تھا۔ نہ دیتا تھا اس زمانے میں بھی ایسے مومن زندہ موجود ہیں جنھوں نے لاکھوں روپے کی تجارت کی اور ایک حبہ بھی کسی سے سودی قرض نہیں لیا اور نہ اپنا روپیہ سود پر کسی کو دیا۔ دراصل یہ ایک سطحی خیال ہے کہ تجارت بغیر سود چل نہیں سکتی سود کا روپیہ جس قدر ہے آخر وہ بھی مال کی اصل قیمت پر پڑتا ہے اور پھر بوقت فروخت اس شے کی گرانی قیمت کا خمیازہ تو غریبوں ہی کو بھگتنا پڑتا ہے۔ پھر آپ یہ بھی سوچیں۔ کہ جو شخص صرف اپنا روپیہ تجارت کے لئے دوسرے کو دیتا ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ وہ گھر بیٹھے بٹھائے صرف نفع کا مستحق ہو اور دوسرا شخص محنت بھی کرے۔ تکلیفات بھی اُٹھائے مشکلات کا سامنا بھی کرے اور نقصان کا ذمہ وار بھی ہو۔ یہ ایک اخلاقی کمزوری ہے۔ چاہئیے کہ قرضہ دینے والا روپیہ دینے کی وجہ سے اگر نقصان کا ذمہ دار نہیں۔ تو اصل سے زیادہ معین کر کے تو نہ لے بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھے۔ عجب نہیں کہ اس کی نیک نیتی اور ہمدردی پھل لائے اور وہ سود سے زیادہ منافع کے نام سے پلئے۔ سود خوری کی وجہ سے بھائی نے بھائی کو قتل کر دیا کیونکہ آئے دن بڑھنے والے قرضہ کو ادا کرنے سے مایوس ہو کر وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوا۔ القرض مقراض المحبۃ تو مشہور ہی ہے۔ لیکن اس پر سود زکریلا پر نیم چڑھا۔ پس سود تو انسان کو اخلاقی حالت سے گرانے والا ہے۔ اسی لئے فرماتا ہے

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس۔ یعنے سود خور ہمیشہ مادی خیالات اور دنیا کی محبت کی طرف جھکا رہتا ہے اور سود سے کوئی تجارۃ بارآور نہیں ہو سکتی۔ کئی کمپنیاں محض سود کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔ کئی گھرانے سود نے برباد کر دئے۔ معاشرت میں وہ پیچیدگیاں ڈالیں۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ اور مسلمانوں کے افلاس کی وجہ تو قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف سود کا دینا شروع کر دینا ہے۔ نہ کہ سود کا لینا۔

اب میں دیکھتا ہوں کہ مسٹر جے ڈانیل کیا فرماتے ہیں اور وہ ان ثمرات اسلام سے کہاں تک متمتع ہوتے ہیں

لقیہ رسید زر یکم ۲ فروری ۱۹۱۰ء

جناب ڈاکٹر برکت اللہ صاحب ۹۲۴۲ للعہ	جناب عبد العزیز صاحب ۱۲۱۲ اسعہ
جناب مولا بخش صاحب ۲۴۵۷ للعہ	جناب زین الدین برا اسمٰعیل عار
جناب محمد یوسف صاحب ۲۹۶ للعہ	جناب چراغدین صاحب ۹۵۵ للعہ
جناب حاجی محمد صاحب ۱۸۵۴ عہ	جناب عابد حسین صاحب ۹۱۱ للعہ

ایک حل طلب معمہ

"ویدوں کے جنم سے پہلے ہندوکش کے راستہ سے ہند میں نازل ہونے والی کلچرڈ پارٹی توجہ فرماوے۔"

جب سے کہ دیانند سرسوتی نے اہل ہند کے مذہبی لٹریچر میں ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو بُرے الفاظ سے یاد کرنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ اس زمانہ سے لیکر آج تک جبکہ اندر۔ پرکاش۔ ہندوستان۔ آریہ مسافر بہت سے اخباروں کو ترکی بترکی جواب دینے کے واسطے بالآخر مسلمانوں میں بھی افغان۔ ہنٹر۔ تور۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے مقولہ کے مصداق پیدا ہونے لگ گئے ہیں ہمیشہ کلچرڈ پارٹی کی طرف سے بہت زور شور کا اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر یہ رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخالفین کیواسطے خنجر و شمشیر کا استعمال کیا اس کا جواب کتابوں اخباروں رسالوں میں بارہا دیا جا چکا ہے۔ اور اسلامی جنگوں کا دفاعی جنگ اور سخت مجبوری کی صورت میں کیا جانا جبکہ دشمن سر پر آ پڑا ثابت کیا جا چکا ہے۔ مگر ہمارے جوشیلے انقلاب پسند ہیں کہ وہ ایک ہی رٹ لگائے چلے جاتے ہیں۔ خیر اس جگہ ہمیں اس امر پر بحث کرنا مطلب نہیں کہ ان کا یہ اعتراض کس قدر ناجائز ہے اور آیا یہ اعتراض ہے یا خود ایک تہمت ہے جو نادانی یا ضد و تعصب کی عداوت کے سبب بانی اسلام پر پھینکنے کی کوشش کی گئی ہے ہاں اس سے ہم اس بات کو بصفائی تمام استدلال کر سکتے ہیں بشرطیکہ یہ اعتراض کلچرڈ ہندوازم کی طرف سے نیک نیتی پر مبنی ہے اور ہم مناسب نہیں جانتے۔ کہ ان کی نیت پر اس وقت کوئی حملہ کریں۔ کم از کم اس امر کا فیصلہ قطعی ہو جاتا ہے کہ ان کے عقائد اور یقین کے مطابق خنجر و شمشیر کا استعمال دشمن کے واسطے بالکل ناجائز ہے اور ریوالور اور بمب کی آتش فشانی اس سے بھی بڑھ کر پاپ کا کام ہے۔ بالخصوص اس کے واسطے جس کی طرف سے ہم پر کوئی ایسا حملہ نہیں ہوا۔ اور حملہ کیا کسی حملے کا ارادہ بھی نہیں ہوا۔

اُمید ہے کہ ہماری مخاطب پارٹی کا کوئی ممبر اس استدلال کے مخالف نہ ہوگا اس واسطے اس کو زیادہ دلائل کے ساتھ مضبوط کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس جبکہ یہ امر طے پا چکا۔ تو اب ہم اس گروہ سے جو اس وقت بمب سازی کے قواعد شائع کرنے اور دیواروں کے کھوکھلوں میں خنجر پوشیدہ جمع کرنے اور بغل کے نیچے ریوالور رکھنے کے کام میں مشغول ہے اور انقلاب کا نہ صرف دل سے خواہاں ہے۔ بلکہ اپنی خواہشات کو عملیات کا جامہ پہنا رہا ہے یہ امر دریافت کرتے ہیں کہ جس فعل کو آپ ایک زمانہ تک شنیع سمجھ کر قابل اعتراض بیان کرتے رہے اُس پر نہایت ہی بُرے پیرایہ میں آپ نے کیوں عملدرآمد شروع کیا ہے۔ بُرا پیرایہ میں اس کو اس واسطے کہتا ہوں کہ جس وقت جن لوگوں پر حملہ کیا جاتا ہے وہ حملہ کرنے والے کے خیالات اسباب حملہ اور وقت حملہ سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں ایک شخص اپنی زندگی میں آرام کے ساتھ اپنا وقت بسر کر رہا ہوتا ہے قاتل سے کبھی اس کو شناسائی و ملاقات کا موقع بھی نہیں ہوا ہوتا اور وہ اچانک نشانہ ریوالور یا بمب بنایا جاتا ہے۔ یہ طرز نہ صرف بُرا بلکہ نہایت ہی بُزدلانہ سفاکانہ اور سخت ظالمانہ ہے۔ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے تابعین پر جو اتہام باندھا گیا ہے۔ اس میں کم از کم یہ الفاظ تو جلسانہ بھی تسلیم کئے ہیں کہ کہا جاتا تھا۔ کہ کلمہ پڑھو ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ ہاں تو ہمارے ناسک کے مقتول کلکٹر صاحب کو اتنا بھی نہ کہا گیا کہ ہمیں حکومت سپرد کرو ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ اس معمہ کو حل کرنے کے واسطے ہم صرف اس گروہ کو مخاطب کرتے ہیں جو عملی رنگ میں ایسی کارروائیاں کر رہا ہے بلکہ ان کو بھی مخاطب کرتے ہیں۔ جو ایسے لوگوں کی تائید میں یا ان میں مضامین دیتے ہیں۔ یا ان کے مقدمات میں ان کی امداد کرتے ہیں یا اخباروں میں ایسے مضامین ذومعنی لکھتے ہیں جن سے ایسے خیالات کی طرف قدم بڑھانے کی نوجوانوں کو جرات ہوتی ہے۔ بلکہ تمام کلچرڈ پارٹی ہماری مخاطب ہے۔ جن کو اس سوال پر اس نگاہ سے غور کرنی چاہئیے کہ باوجود ایک امر کو مذہبی عقائد اور سوشل قواعد کے بُرا سمجھنے کے کیا سبب ہے۔ کہ ان میں ایسے افراد پیدا ہو گئے ہیں جو اس امر کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور ایک دو کا ارتکاب ظاہر کر رہا ہے کہ لاکھوں نہیں تو ہزاروں ایسے کرتوتوں کے واسطے بشرط موقعہ پانے کے ہر وقت طیار رہتے ہیں۔ یہ ایک مسئلہ کا حل کرنا ہمارے مخاطب گروہ کا کام ہے اور بات غالباً وہی ٹھیک ہو گی۔ جس کو وہ خود تسلیم کریں گے۔ لیکن از روئے ہمدردی ہم اتنا اور کہنا چاہتے ہیں کہ ان اسباب پر غور کرنے کے واسطے جنھوں نے یہ مادہ ان کے کثیر افراد میں پیدا کر دیا ہے۔ اس امر کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور ضرور کریں کہ کیا ایک برگزیدہ جماعت کا یہ قول تو کہیں ان کی قوم پر صادق نہیں آ رہا کہ جو شخص کسی مقدس پر کوئی بیجا الزام لگاتا ہے۔ وہ نہیں مرتا جب تک خود اس الزام میں مبتلا و گرفتار نہ ہو۔ ہم اس کی طرف صرف اشارہ کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور جواب کا انتظار کرتے ہیں۔

مبارک

گزشتہ یوم الاحد کو علی الصبح بعد نماز فجر حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی دختر نیک اختر مسماۃ رحمت النساء کا عقد نکاح حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم - اے کے ساتھ اعلان ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے خطبہ پڑھا۔ عورتوں کی حقوق کی ادائگی اور ان کے ساتھ حُسن معاشرت کی تائید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں مردوں کو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ اپنی عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کریں ایسا ہی میں عورتوں کو بھی خاوندوں کے حقوق کے متعلق وعظ کیا کرتا ہوں۔ عورت اور مرد کے درمیان بہت محبت کے تعلقات ہونے چاہئیں۔ جن سے مومنوں کے گھر نمونہ بہشت بن جائیں۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے میرے اندر محبت کی بہت خاصیت رکھی ہے۔ جس کا اظہار میں کم کرتا ہوں۔ میرے دل میں کسی کے واسطے بغض اور عداوت ہرگز نہیں اگر کسی پر میں ناراض ہوتا ہوں۔ تو وہ ایک وقتی بات اور تھوڑی سی بات ہوتی ہے۔ جسے اس کی خیر خواہی کے واسطے دردِ دل کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ عموماً میں اپنے دل میں محبت کا ایک جوش پاتا ہوں۔ مہر ایک ہزار روپے مقرر ہوا۔ بعد اعلان دُعا کی گئی اور خرما تقسیم ہوا۔ ہم صدق دل کے ساتھ معزز و مکرم حضرت مولوی صاحب موصوف اور مخدوم و محب حضرت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جانبین کے واسطے یہ رشتہ موجب رحمت و برکت اور اپنی رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ بنائے آمین

نہنگ کلنک پنتھ

کے ایک بزرگ سنت سنگھ صاحب اپنے چند ہمراہیوں کے سبب چند روز ہوئے یہاں تشریف لائے۔ یہ صاحب ہندوؤں کو بُت پرستی سے اور آریوں کو خدا کی طرف ناقص صفات کے منسوب کرنے سے اور سکھوں کو دیگر ہندوؤں اور آریاؤں کے ساتھ میل جول رکھنے سے روکتے ہیں۔ جو بسبب بُت پرستی اور دیگر بُری صفات نیوگ وغیرہ کے باوا نانک صاحب کے مذہب سے دُور جا پڑے ہیں۔ انہوں نے ہمیں ایک کاغذ دکھلایا ہے۔ جس کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں۔ باہم اختلاف نہ کریں۔ ہم چند آدمیوں نے ملکر اپنے پنتھ کا نہنگ کلنک خالصہ نام مقرر کرکے بانی روٹی کی چھوت کے اُٹھانے کا ارادہ کیا ہے (چنانچہ انہوں نے لنگر خانہ کی دعوت کو قبول کیا۔ اڈیٹر) آریہ لوگ چوہڑوں کو ساتھ ملا کر کھا لیتے ہیں۔ تو کیا سبب ہے۔ کہ ہمارے ساتھ پرہیز کی جاوے۔ ہم نے خلیفۃ المسیح کی ملاقات کی۔ ان کو حق شناس عالم روح قدس سے بھرا ہوا پایا۔ ست نام حق کا ہے۔ اس پر شیطان کیا کر سکتا ہے۔ خدا کا کام کوئی روکنے والا نہیں۔

سفرنامۂ ناصر

حضرت میر ناصر نواب صاحب نے مسجد۔ ہسپتال اور دور الضعفاء کے چندہ کے واسطے جو لمبا سفر سرحد تک کیا تھا اس کے حالات انہوں نے نظم کرکے ۶۴ صفحہ کے رسالہ میں چھاپے ہیں جو بہت دلچسپ ہیں اور ہر جگہ کے احمدیوں کا ذکر کیا ہے۔ اس سفرنامہ کی آمدنی بھی چندہ میں شامل کی جائے گی۔ قیمت صرف ۲ / ہے اور میر صاحب موصوف سے نیز دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

انتظام سرحد

ضلع خوست جو سرحدی وادی کورم کے قریب ہے، وہاں جب سے نیا حاکم شاہ عاصی دوست محمد خان یہاں کی گورنری پر آیا ہے مفسدانہ عنصر بہت کچھ دبا دیا گیا ہے۔ جدران کے شورش پسند لوگوں کا بااثر سرغنہ ملک باند خان بھی قابو کر لیا گیا ہے اس نے بذاتِ خود ذمہ اُٹھایا ہے کہ اپنے علاقہ کے باشندوں پر اور نیز گرد نواح کے تمام فرقوں پر بخوبی نظر رکھے گا اور بدمعاشوں کو سر اُٹھانے نہیں دیگا۔ علاقہ خوست کی افواج کا کمانڈر غلام علی خان گستاخی اور عدول حکمی کے جُرم سنگین میں گرفتار کیا گیا اور بحراست پلس کابل بھیجا گیا ہے۔ جہاں حسب جوابدہی کے مناسب حکم نافذ کیا جائیگا علاقہ جگدلک کے مقام خاکائے جبار میں امیر صاحب نے نئی جنگی چھاؤنی قائم کرنے کا حکم دیا۔ یہاں دو پلٹن پیادہ ایک رجمنٹ رسالہ اور ایک سالم توپ خانہ رکھا جاوے گا اس سے کابل خورد اور گندمک کے نواحوں میں امن پختہ ہو گا۔ اور تجارت رونق پذیر۔

عروس البلاد کی تباہی
حسب گفتۂ مسیح آلہی

دنیا کے تمام شہروں میں سے شاندار اور خوش قطع شہر جس کو .... عروس البلاد کہتے ہیں وہ فرانس کا دار الخلافہ پیرس ہے، جس کی خوبصورت عمارتوں اور باغات اور بازاروں کو دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ جو علم و ہنر کا سرچشمہ۔ دولت و عشرت کا منبع۔ اور انسانی صنعت کا بہترین نمونہ سمجھا جاتا ہے مگر اس عالی شان شہر پر ہفتہ گزشتہ میں غضب الٰہی طغیانی کی صورت میں نازل ہوا۔ شدّت باران سے پہاڑوں کی برف دفعتہً پگھل جانے سے دریائے سین بے حد طغیانی پر آیا اور شہر میں گھس آیا۔ بڑی بڑی سربفلک گنبدہ عمارتیں سربسجود ہو گئیں۔ جن بازاروں میں بجلی کی روشنی سے رات کو دن کی کیفیت رہتی تھی۔ جہاں شانہ سے شانہ چھلتا تھا جہاں موٹر کاریں اور ٹرام دوڑا کرتی تھیں۔ وہاں کشتیاں چلنے لگیں۔ لوگ اپنے ہی مکانوں میں قید ہو گئے۔ بڑے بڑے امراء تک گھروں میں بیٹھے ہوئے فاقے کرنے لگے اور بھوک سے تنگ آکر دریچوں میں سے روٹی کے لئے رو رو کر التجائیں کرنے لگے۔ دریا کئی روز تک چڑھتا رہا۔ حتیٰ کہ پُلوں کے برابر آگیا۔ کئی پُل بہ گئے۔ شہر کا مرکزی حصہ جھیل بن گیا تمام بڑی بڑی عمارتوں کے چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔ زمینوں میں سات فیٹ پانی بہتا تھا۔ درخت اور تار برقی کے ستون دریا میں بہ گئے۔ کئی ایک ریلوے ٹنلوں میں پانی داخل ہو گیا۔ ایک محلہ کے باشندے کئی روز فاقوں مرتے رہے روٹی بیچنے والوں نے قیمت زیادہ کر دی۔ تو لوگوں نے دکانیں لوٹ لیں۔ طغیانی سے عمارتوں کو جو نقصان ہوا اس کا تخمینہ سرکاری طور پر شروع میں ۰ کروڑ پونڈ (۰ ارب روپیہ) تک کیا گیا تھا۔ مگر بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تخمینہ کم تھا۔ یہ طغیانی اُلی ور سین تک پہونچی ہے۔ جہاں سے دریائے سین گذرتا ہے۔ لاکھوں آدمی بے خانمان ہو گئے صرف پیرس کے گرد و نواح میں جو لوگ طغیانی کے باعث مفلس ہو گئے ان کی تعداد ۲ لاکھ ہے۔ تمام سرکاری عمارتوں اور مدرسوں میں جو منہدم ہونے سے بچ گئے لوگ پناہ گزین ہیں۔ (آمین)

جنلب پاپا کا انتہار علم

۱۲۵۲ء سے لیکر ۱۹۰۵ء تک یورپ نے جو عقل ترقی کی اس کا اندازہ ہیلی کے دمدار تارے سے ہوسکتا ہے سال مذکور میں جب یہ تارا نمودار ہوا تو اسے خدا کے قہر و غضب کی آسمانی علامت سے تعبیر کیا گیا اور یہ سمجھا گیا کہ اس کا ظہور جنگ وبا اور گوناگوں بلاؤں کا پیش خیمہ ہے۔ پاپائے مقدس کے حکم سے یورپ بھر کے گرجاؤں کے گھنٹے بجائے گئے تاکہ ان کی ٹن ٹن سے تارا دم دبا کر بھاگ جائے۔ جب یہ تارا غائب ہوگیا تو یہ اعلان کیا گیا کہ علیحضرت تقدس مآب ... پاپائے اعظم کو خدا نے دمدار تارے پر فتح عطا فرمائی ہے۔

دفن قرآن

قریب ایک ماہ کے ہوا کہ چند جاہل مسلمانوں نے وہ بدعت ایجاد کی۔ کہ جس کو سُن کر ہر ایک اہل اسلام بیجائی انگشت بدندان ہوئے بغیر نہ رہیں گے وہ یہ ہے کہ ریاست کوٹہ پور میں ہمارے بھائیوں نے ایک مصنوعی مزار بنایا اور اس مزار میں ہمارے بھائیوں نے قرآن مجید کے اوراق بوسیدہ لاکر اس سرچشمہ قانون قدرت کی بہتی جاگتی کتاب کو زمین میں دفن کر دیا ہے۔ مسلمان ہوکر وہ کام کیا کہ جس کا قصہ بھی ۱۳ سو برس میں نہ ہوا ہو گا۔

• پچھلے ہفتے ہندوستان میں طاعون سے ۹۰۰۹ سے ہر صوبجات متحدہ میں ۲۲۹۰ پنجاب میں ۲۲۲۴ موتیں ہوئی۔ ترائی نیپال کو دشمنوں میں ملک بامیل گئی پر چند روز میں دوبارہ ۲ بہتی مرد گئے۔ خلیج فارس میں ناجائز اسلحہ کی تجارت بند کرنے کو اور پانچ دُخانی جہاز بمبئی سے بھیجے گئے وہ وہاں گشت کریں گے • سمرقند میں پہرہ وٹے مارے کے چھاپے مارے جانے میں بہت آدمی قتل کئے گئے ہزار ہا اونٹ لوٹ کرلے گئے ہیں۔ یونان کے شاہی محلات میں بڑے دنوں کے تقریب پر جو آگ لگی اس سے پندرہ لاکھ روپے کا نقصان ہوا تھا۔ رنگون کی خبر ہے کہ پولیس ان تلاشی لیتی تھی جبکہ ایک بم کا خوفناک گولہ دستیاب ہوا اس گولہ کا خول بنی تھا اس کے اندر بارود کا مسالہ بھرا ہوا تھا

کشتہ جریان (منی باہ) ہیٹم

جریان - نزلہ - زکام - دردِ کمر - کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید ہے اور اکسیر ثابت ہوا ہے خداتعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔ جریان کی شناخت - پیشاب کے پہلے یا پیچھے دانت کا نکلنا۔ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اسی سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ خفقان کی خرابی دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ بینائی کا کم ہونا۔ نا امیدی بے خوابی۔ بیکسی خوف وغیرہ نزلہ کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑے پر گرنا۔ زکام۔ ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ترکی۔ سل سدق۔ تنہا ذات الجنب خانج جوڑوں کا درد آنکھ کان کی بیماریاں۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے قیمت فی تولہ ۴عہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

نیز ہمارے پاس سرمہ بھی قسم اول اور دوم ہی موجود ہے اول کی قیمت ۸ تولہ اور دوسری کی قیمت پانچ روپے تولہ ہے۔

مشتہر عبدالرحمن کوچہ غان احمدی - شفا خانہ حکیم نورالدین صاحب قادیان گورداسپور

اعلان

ململ پشاوری و کلاہ وپٹی دکشمیری لوئی وعینک وپنسل و کرسی جس بھائی کو ضرورت ہو ادعات ایک ڈاک پر ہم سے طلب فرماویں انشاء اللہ مستفاد ہوں گے۔

المشتہر غلام نبی مبتسم احمدی بازار کلاں راول پنڈی وی پی یا پیشگی قیمت شرط ہے

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجرب۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے ہم نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے اور آپ کا خاندان بھی لداخ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلے سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے۔ علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد ہم نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزار ہا امراض چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دے کر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جداجدا ہو۔ قیمت ممیرا قسم اول ۸ تولہ دوم ۔ قیمت سرمہ قسم اول ۴عہ دوم ۴ سوم ۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی احمدی مہاجر از قادیان (گورداسپور)

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب و ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلےٰ درجہ کی الماریاں صندوق اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام خود اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے وجہ سے مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہو جاتی اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے مال علاوہ میری معرفت منگوایا جاوے۔ انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا۔ نیز داغ ہو کر اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماری کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدیں گے۔ علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی میں صابون کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابون تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کرکے فیصلہ کرکے فائدہ اٹھاویں۔ المشتہر حکیم محمد دین۔ دروازہ ویسنگ گوجرانوالہ

ضرورت ملازمان

اول یہ کہ ہم کو چار درزیوں کی ضرورت ہے۔ جو بخوبی کام کر سکیں دوم یہ کہ ہم کو ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو مشین پر اپنا کام بخوبی کرے۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔ قمرالدین سوداگر لیکرہ بازار بکلوڈ پیالہ

پانچ روپے سے دولاکھ روپے کس طرح ہو گئے

(صہ) ۲۰۰۰۰۰

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے **تجارت** شروع کی تھی اور روح حیات آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب **ڈپٹی کمشنر** بہادر میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو تراسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اس قدر کثرت سے بکری بھی ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی۔ این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ **ایڈورڈ ہفتم** خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر پٹھوں کے گودے یا خام سفوف کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت تک استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور **۸۸۳** روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں اُن کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت لواحشات اور طفولیت کی ناجائز حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں اُنکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بیرونقی سزردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص اُن اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز سا اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عٰہ) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مُردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معزولہ طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا تا ہے۔ اور پھر عمر بھر کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ)۔ مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرماویں +

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیا گر پروپرائیٹر شفاخانہ عام لاہور

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ چودھواں

سورۃ النحل

مورخہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

(رکوع نمبر ۱۵)

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ نبی کیوں آتے ہیں۔ کتابیں کیوں اترتے ہیں۔ وہ راستباز زبان پر یہ پیش کرتے ہیں۔ قوموں میں پہلے ہی سے کچھ نہ کچھ موجود ہوتی ہیں۔ پھر یہ کیوں آتے ہیں۔ چنانچہ دیکھو ہر قوم میں کچھ نہ کچھ خدا کی عبادت کا ذکر بھی ہے۔ جھوٹ۔ بدمعاملگی۔ چوری۔ زنا۔ منع ہے۔ برا ہے اور سچ بالمقابل استبازی خوش معاملگی امانت عفت عمدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں نبوت کی وجہ بتائی ہے۔ چنانچہ پہلے تو فرمایا کہ کتاب رفع اختلاف کے لئے نازل ہوئی۔ پھر یہ ظاہر کیا کہ حق کو باطل سے امتیاز دینے کے لئے۔ جیسے بارش کے بعد بیج زمین سے پھوٹ نکلتے ہیں اور پھر وہ اپنا اپنا اثر ظاہر کرتے ہیں۔

لعبرۃ۔ جسمانیات سے روحانیات کی طرف عبور کرو۔ گوبر دیکھو کہ گوبر و لہو میں ہی دودھ ہے۔ مگر وہ خدا کی بنائی ہوئی کل کے سوا نکالنا دشوار ہے اسی طرح راستبازی دنیا میں موجود ہے۔ مگر باطل سے الگ کرکے دکھانا خدا کا کام ہے۔

لقوم یعقلون۔ جس طرح عقل سے انسان اپنے تئیں بعض نامناسب باتوں سے روک لیتا ہے۔ اسی طرح وحی ربانی سے ہر قسم کی بدیوں اور نامناسب امور سے اپنے تئیں روکنے والا روک سکتا ہے۔

واوحی ربک۔ پانچ قسم کی وحی ہے۔ زمین کو بھی وحی ہوتی ہے۔ بان ربک اوحی لھا۔ اس کے مقابل واوحی فی کل سماء امرھا۔ پھر مکھی کو بھی وحی ہوتی۔ عورتوں کو بھی وحی ہوتی ہے۔ اوحینا الی ام موسیٰ۔ پھر عام سعادتمندوں کو بھی ہوتی ہے۔ اذ اوحیت الی الحواریین یہ پانچ ۔ درمیان اوسط درجے کی ہیں۔ جو غیر نبی کو بھی ہوتی ہیں۔

شہد کی مکھی کے متعلق عجیب عجیب معلومات ہیں۔ جو آج تک دریافت ہوئی ہیں۔ جب ادنیٰ درجہ وحی کے متعلق ایسے ایسے عجیب عجیب کام ہیں۔ تو پھر انبیاء وحی کے ماتحت کیا کیا کام ہوسکتے ہیں۔ وہ ان کے کارناموں سے ظاہر ہیں۔

مختلف الوانہ۔ ویرن نے چار سو قسم شہد کی معلوم کی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے زبان عربی میں جداجدا مختلف نام ہیں۔

مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورۃ النحل۔ رکوع نمبر ۱۶)

اس رکوع میں دو عجیب باتیں ہیں۔

(۱) ہمیں کیسا ہونا چاہیئے۔ اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ بتائی۔ کہ یہ مشرک اوسط عقل سے بھی کام نہیں لیتے۔

فما الذین فضلوا۔ انہیں سمجھایا کہ جیسے تم اپنے غلاموں کو تمام رزق نہیں بخش دیتے۔ اسی طرح گو خدا کے حضور انبیاء بھی ہیں ملائک بھی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اپنی خدائی کسی کے سپرد نہیں کرتا۔

ضرب اللہ مثلاً۔ ان مثالوں میں مشرکین عرب کو سمجھایا ہے۔ کہ تم بھی ہو۔ اور ایک طرف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی جماعت ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ کی تعلیم کا کام کون کر رہا ہے۔ اور مخلوق کی بہتری کی فکر کس کو ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ جناب رسالتمآب ﷺ خدا نے زبان اور استطاعت دونوں فریق کو دی۔ مگر ایک گروہ ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے اور دوسرا ہے جو مال و جان نثار کر رہا ہے۔ خدا کے حضور وہی عزت پائے گا۔ جو کام کرنے والا ہے۔

خدا تعالیٰ نے اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتخاب کی وجہ بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنے مولے کا کارکن۔ جان نثار۔ آمر بالعدل صالح العمل بندہ ہے۔

مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

(سورۃ النحل رکوع ۱۷)

وللہ غیب السموات والارض۔ اللہ تعالیٰ سمجھاتا ہے۔ کہ کہ میں تم سب اکٹھے ہی رہتے تھے۔ ان میں سے ایک کو خاتم الانبیاء سید الاولین والآخرین بنا دیا۔ یہ کس کو معلوم تھا۔

کلمح البصر۔ بڑے بڑے بدکار ایک دم میں نیکوکار ہو جاتے ہیں اور نیک بد۔ امیر۔ فقیر۔ اور غریب امیر۔

لاتعلمون شیئا۔ کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ یہ بھی خبر نہ تھی کہ گونگا ہے یا بولنے والا چہ جائیکہ۔ اے۔ بی۔ سی۔ آ۔ با۔ تا پڑھتے پڑھتے عالم فاضل ہو جاؤ گے۔

وجعل لکم السمع۔ معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کان ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ مولود کے کان میں اذان دینا سنت نبوی ہے۔ چاہیئے کہ سب سے پہلے ہی کام کیا جاوے

الم یروا الی الطیر۔ یہ کئی آیات ہیں۔ ان میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ

عنقریب یہ نعمت ان سے چھین لے گا ۔ مشرکین مکہ میں سا گوشت ذبح کر کے کھانیکو اللہ تعالیٰ یوں کو روکے ہوئے ہے۔

سورۃ الملک میں بھی اسی کو اشارہ فرمایا ہے۔ بلکہ کھول کر سنا یا ہے ۔ اولم یروا الی الطیر فوقھم صٰفّٰت و یقبضن۔

واللہ جعل لکم ۔ مکہ میں مسلمانوں کو آرام نہیں تھا ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ گھبراؤ نہیں ۔ ہم نے تمہارے لئے آرام کے گھر تجویز کر دیے ہیں۔

اوبارھا ۔ اونٹ کے بالوں کو وبر کہتے ہیں ۔ بھیڑوں کے بالوں کو صوف کہتے ہیں۔

نعمت اللہ ۔ آپ کی سچائی ۔ ہمت ۔ استقلال اور رتبے پہچان گئے ہیں کہ یہ نبیؐ ہمارے لئے اللہ کی نعمت ہے ۔ مگر اس کا کفر کرتے ہیں۔

مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل رکوع نمبر ۱۸)

امتحان کا دن ہر ایک شخص کو ہوشیار کرتا ہے ۔ امتحان کا دن نزدیک آتا ہے ۔ تو امتحان والے چست ہو جاتے ہیں ۔ بڑی فکر ہوتی ہے ۔ دعائیں کی جاتی ہیں جو مطالعہ کے منکر ہیں وہ کوششیں کرتے ہیں۔

فرمایا تمہارا ایک امتحان ہوگا اس امتحان میں سب اکٹھے ہوں گے۔

یستعتبون ۔ عتاب ۔ عتبہ سے نکلا ہے ۔ عتبہ دروازہ کی چوکھٹ کو کہتے ہیں ۔ جس پر عتاب ہو ۔ وہ عتبہ کے پاس نہیں آسکتا ۔ اس واسطے فرمایا ان کفار کو ہم اپنے حضور نہ پھٹکنے دیں گے۔

[illegible] عذابًا فوق العذاب ۔ ایک اپنی بدی کا ۔ ایک دوسرے کو بدی سکھانے کا۔

تبیانًا لکل شیءٍ ۔ جو انسان کو اللہ سے ملنے ۔ اس کی رضامندی و قرب کی راہوں ۔ اخلاق فاضلہ ۔ معاشرت کی خوبیوں کے بیان میں کافی و مدلل بیان ہو

مورخہ یکم فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل ۔ رکوع ۱۹)

اس رکوع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو تین طرح پر ثابت کیا گیا ہے یہ سورۃ تمام ہی ثبوت نبوت میں ہے ۔ مگر اس رکوع میں خصوصیت سے یہ ثبوت دیا ہے ۔ پہلا ثبوت تو وہ ہے ۔ جہاں گذشتہ سے پیوستہ رکوع میں آقا کے دو غلاموں کی مثال دی ہے ۔ ایک وہ غلام جو آقا کے حضور دو بھر ہے ۔ کوئی کام نہیں کرتا ۔ جہاں بھیجے وہاں سے کوئی بھلی بات کر کے واپس نہیں آتا دوسرا غلام علےٰ صراط مستقیم ہے ۔ جو خود عمل صالح کرنے والا ہے ۔ پھر دوسرے کے لئے امر بالمعروف دنیا ہی اس کا کام بھی ہے ۔ کیا یہ دونوں مساوی ہو سکتے ہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ اسی طرح مکہ میں دو فریق تھے ایک فریق کی کارگذاری اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی خدمت اسلام کے رنگ میں اب تک ظاہر ہے ۔ دوسرے فریق نے خدا کی کوئی بھی خدمت نہ کی بلکہ راستبازوں کے مقابلہ میں [illegible]

ان اللہ یامر بالعدل ۔ اس آیت پر لوگوں نے بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں ہمارے امام نے بھی لمبا مضمون لکھا ہے۔

العدل ۔ صاحب کے نزدیک عدل کے معنے انصاف ہیں اول ہم انصاف کر کے دیکھیں کہ بتوں نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا اور خدا نے کیا کیا ۔ خدا کے احسانوں کا کچھ ذکر ۔ ۔ ۔ ۔ ان فی خلق السمٰوات کے رکوع میں پڑھو ۔ کس کس احسان کا ذکر کیا جاوے ۔ ارضی کارخانہ نہ ہوتا ۔ تو ہم اور تم ہی کہاں ہوتے ۔ پھر ہم کو زندگی دی ۔ مسلمان بنایا ۔ آنکھیں دیں اور کان دئے ۔ قرآن مجید کا وعظ نصیب کیا ۔ اب اس کے مقابل ہم دیکھیں ۔ کہ جو ہمارے مولا نے احسان کئے کسی اور نے بھی کئے ہرگز نہیں۔

اس وقت بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے ۔ فالحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم نے عدل کے معنے کئے ہیں کہ انسان کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے ۔ حسن صورت کے ساتھ حسن سیرت بھی ہو ۔ میں نے تو پہرہ داروں کے ذریعے بارہا تہجد کی توفیق پائی ہے ۔ وہ بارش اور سردی کے موسم میں چار یا پانچ روپے کی خاطر خبردار ہوشیار ۔ جاگتے رہو ۔ کہتے پھرتے ہیں ۔ اس وقت مجھے اللہ کے احسان یاد آتے ہیں کہ وہ کس قدر لاتعد و لاتحصٰی ہیں کیا ہم ان کے لئے اس کے حضور گریہ نہ ہوں۔

الاحسان ۔ یہ مرتبہ عدل سے آگے کا ہے کسی نے السلام علیکم کہا ۔ ہم نے بھی کہہ دیا ۔ تو کونسی بڑی بات ہو گئی ۔ احسان یہ ہے کہ پہلے کریں اور بلا بدلہ سلوک کریں۔

وایتائ ذی القربیٰ ۔ کے عام معنے یہ کئے گئے ہیں ۔ کہ رشتہ داروں کو کچھ دو ۔ صوفیاً نے اس کے یہ معنے کئے ہیں ۔ کہ غیروں کے ساتھ ایسا سلوک کر جیسے ذوی القربیٰ کے ساتھ کیا کرتا ہے۔

عن الفحشاء والمنکر والبغی ۔ انسان کے ایک ذاتی معاملات ہوتے ہیں ۔ ایک وہ جن کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے ۔ ایک جن کا اثر سلطنت پر ہوتا ہے ۔ پس فرماتا ہے کہ نہ ایسا کام کر جن کا بد اثر تجھ پر پڑے ۔ نہ ایسا جس کا اثر دوسرے پر پڑے ۔ اور نہ ایسا جس کا اثر حکومت پر پڑے۔

یعظکم ۔ فرماتا ہے کہ ایسی اعلےٰ تعلیم کوئی تم میں سے اور بھی دیتا ہے ۔ ہرگز نہیں پس یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔

ولا تنقضوا الایمان ۔ یہ ایک پیشگوئی فرماتا ہے کہ ایک وقت مشرکین عہد توڑینگے یہ بھی ثبوت نبوت ہے ۔ کیونکہ آخر حدیبیہ کی صلح کو کفار نے توڑا۔

دخلاً ۔ اس کے معنے ہیں ۔ "دہوکہ"

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت مکہ میں تشریف لے گئے ۔ اپنی رؤیا لتدخلن المسجد کے مطابق جب آپ حدیبیہ میں پہونچے ۔ تو ان لوگوں نے مزاحمت کی ۔ آخر صلح ہوئی اور کچھ معاہدے ہوئے ۔ جن میں سے عرب کے تمام قبیلوں کی فہرستیں تھیں اور جو مسلمانوں کے طرفدار تھے وہ بھی اور جو مشرکین کے جانب دار تھے وہ بھی لکھے گئے ۔ آپنے

حج وغیرہ کی اجازت چاہی۔ تو انہوں نے کہا اس سال نہیں پھر آنا۔ اور ہتھیار بند رہنا ہوگا۔ آپ نے یہ بھی تسلیم کر لیا۔ ایک خزاعہ قوم تھی جنہوں نے اپنا نام نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانبداروں میں لکھا دیا اور دوسروں نے مشرکین کے طرفداروں میں۔ آخر ایک وقت انہوں نے خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ خزاعی قوم نے فوراً ایک آدمی بھیجدیا اور خود بطور پناہ لینے کے مکہ میں آگئے۔ اس امید پر کہ ہماری مدد ہوگی۔ مگر انہوں نے مدد نہ کی بلکہ دائل کی طرفداری کی۔ پھر انہوں نے اپنا ایک آدمی اور بھیجا جو چند شعر بنا کر بھی لے گیا۔ جس نے جا کر اپنا تمام حال کہا۔ آپ صلعم نے اس بدعہدی پر مکہ والوں پر چڑھائی کی۔ اللہ تعالیٰ اس قصہ کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔ دیکھو انہوں نے خدا کو ضامن بنایا۔ مگر معاہدات کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور سب ساختہ پرداختہ توڑ ڈالا۔

ولو شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر جبر مقصود ہوتا تو سب ہی مسلمان ہو جاتے۔ مگر خدا نے جبر نہیں کیا۔ جو ضلالت کی راہوں پر چلتا ہے اُسے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جو ہدایت کی راہوں پر چلتا ہے اسے ہدی بناتا ہے۔

فتزل قدم۔ یہ ایک محاورہ ہے۔

ولکم عذاب عظیم۔ سبیل اللہ کے روکنے والوں کو جتا دیا۔ کہ ایک وقت آتا ہے کہ تمہارے بت توڑے جاوینگے۔ اور مکہ فتح ہو جاوے گا۔

بہ مشرکون۔ یہ مشرکون کی ضمیر پر بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں میرے نزدیک یہ اللہ کی طرف راجع ہے۔

مورخہ ۲۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۃ النحل رکوع ۲۰)

واذا بدلنا آیۃ۔ جب بدلا دیتے ہیں ہم کسی نشان کو بدلے کسی نشان کے۔

انما انت مفتر۔ لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہیں۔ آپ تو مفتری ہیں۔ بعض لوگ ان آیات سے بعض آیات کے نسخ کو ثابت کرتے ہیں ان کے لئے دو مشکلیں ہیں۔ ایک آئت سے مراد آیۃ قرآنیہ لیتے ہیں پھر ہم اس مبدل و منسوخ آئت کو موجود فی القرآن ہونے کا ثبوت ان کو دینا پڑتا ہے۔

انما یعلمہ بشر۔ ایک کتاب میں نے عیسائیوں کی پڑھی ہوئی ہے۔ اور ہماری پرانی روایتوں میں۔ بلعام۔ یاسر۔ یسار۔ جبیر ایسے ایسے نام لئے گئے ہیں۔ کہ ان کے اقوال سے گویا قرآن کریم کا انتباط کیا ہے۔

ایسی باتوں کا جواب ایک تو یہ ہے کہ وہ تو غلام تھے اور تم آقا ہو۔ تم ہی قرآن مجید کی کسی خوبی کا معارضہ کر سکتے ہو۔ اور ان غلاموں سے کیا سیکھنا تھا۔ جبکہ معترضین کے مذاہب کے اصل الاصول کفارہ و تثلیث کی تردید کی ہے۔ ایک کے بارے میں فرمایا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثہ۔ اور دوسرے کی نسبت ارشاد کیا۔ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ پس قرآن شریف اگر کسی یہودی یا عیسائی کا سکھایا ہوا ہے۔ تو وہ خاص اپنے مذہب کی اس قدر سخت تردید کیوں کر گوارا کرتے۔ پھر اب تو اس زمانے سے بڑھ کر سامان موجود ہیں اب ہی قرآن شریف کا مقابلہ کر دکھاؤ۔ جیسا مذکور بیان اس قرآن مجید میں ہے وہ توراۃ و انجیل میں مطلق نہیں۔ پس اس کا استنباط کیسے ہو سکتا ہے۔

یلحدون۔ عربی میں یعدلون اللہ۔ یعنی عدول اللہ کے معنوں میں آتا ہے۔

لسان۔ یہ زبان جو گوشت کی ہے اس کو بھی لسان کہتے ہیں۔ لیکن جو بات اس کے ذریعے کی جاوے اُسے بھی لسان ہی کہتے ہیں۔

لسان السوء تهدیها الینا
وحنت وما حسبتك تهتدیها

اس قصیدے کو کہا ہے جو شاعر کے خلاف کہا گیا۔ لسان کا لفظ مذکر بھی ہے اور مونث بھی ہے۔

لا یهدیهم اللہ۔ ساتویں پارے کے ختم پر فرمایا۔ واقسموا باللہ جهد ایمانهم لئن جاءتهم آیۃ الخ۔

ضدی انسان جب کسی راستباز کی تکذیب کر بیٹھتا ہے تو پھر اُسے ہٹ ہو جاتی ہے اور وہ باوجود روشن نشانوں کے مانتا نہیں۔ اس پر لا یهدیهم اللہ کا فتویٰ لگ جاتا ہے۔

فعلیهم غضب من اللہ۔ یہ ان کے لئے ہے جو بعد الایمان کفر کریں اور کفر کے لئے اپنا سینہ کھول دیں۔

ان ربک من بعدها لغفور رحیم۔ جو الا من اکرہ میں داخل ہوا اس کے لئے فرمایا۔ کہ اگر وہ ہجرت کرے اور جہاد اور پھر نیکی پر جمارہے۔ تو خدا اس غلطی کو معاف فرماوے گا۔

مورخہ ۳۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۶)

یوم تاتی کل نفس۔ یہ دن دنیا میں بھی آتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی آیا ہے۔ بطور نمونہ قیامت خود ہم پر بھی۔

کوئی کسی کے ساتھ محبت کرے یا بغض وہ بمنزلہ بیج کے ہے۔ جو اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ صاحب زراعت جس قسم کے بیج بو لے۔ ضرور اُس کے مطابق کاٹتا ہے اس میں مکہ والوں کو سمجھایا کہ تم کب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے اتباع کو دکھ دو گے۔ ایک وقت اس کا خمیازہ اُٹھانا پڑے گا۔ نبیوں کی ذات بڑی رحیم ہوتی ہے۔ مگر نعوذ باللہ من غضب الحلیم۔ نبی پر ایک وقت آتا ہے۔ کہ وہ بول اُٹھتا ہے۔ لا تذر علے الارض من الکافرین دیارا۔ اور پکارتا ہے۔ واشدد علی قلوبهم

فلا یؤمنوا حتے یروا العذاب الالیم - کہ بہت ان کا ایمان بھی اب نہیں دیکھنا چاہتا -

وضرب اللہ مثلاً قریۃ - خود مکہ ہی سمجھ لو - جس میں ہر طرح امن و اطمینان تھا - چنانچہ عورت جب اپنے خاوند سے سکھ پاتی - تو کہتی - زوجی کلیل تہامۃ - لا مخافۃ ولا سآمۃ - لا حر ولا قر -

من کل مکان - ادھر شام - ادھر افریقہ یمن سے تجارت کرتے - پھر بیوپاری لوگ آتے وہ روپیہ لاتے - حکومت کا معاملہ الگ تھا -

فکفرت - ایک جگہ فرمایا ہے - بدلوا نعمۃ اللہ کفراً واحلوا قومہم دار البوار - یہ آیت اس کی تفصیل فرمائی ہے -

لباس الجوع والخوف - مشرکین نے صحابہ کو یہی دو دکھ دیئے تھے ایک تو ان کو بھوکا رکھا - چنانچہ وہ غلہ خرید لیتے - قبل اس کے کہ شعب بنی ہاشم تک پہونچے - اس کی سزا میں ایسا شدید قحط پڑا کہ ہڈیاں اور چمڑے تک کھانے پڑے - خوف مشرکین کی طرف سے یہاں تک پہنچایا گیا - کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہ شہر چھوڑنا پڑا - جس کی عقوبت میں ان پر جنگ کی سزا وارد ہوئی -

ولقد جاءھم رسول منھم - کیسا صاف نقشہ کھینچا ہے کہ خود مکہ والوں ہی کو سمجھا رہے ہیں مگر وہ نادان کہاں سمجھ رہے ہیں -

فکلوا مما رزقکم اللہ - فرماتا ہے حرام خوریاں جن کی تفصیل آگے ہوتی ہے - چھوڑ دو اور حلال کھاؤ - غنیمت سے بڑھ کر حلال طیب کیا ہوتا ہے -

وما ظلمنٰھم - یہودیوں پر چربی اونٹ وغیرہ حرام تھا - ان کے ہی بدعملوں کی وجہ سے اور ارض مقدسہ سے چالیس سال محروم رکھے گئے تو یہ بھی عدول حکمی کی سزا تھی -

مورخہ ۵ - فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۲)

انسان کی فطرت میں یہ خواہش ہے کہ وہ معزز ہو اس کی اولاد اچھی ہو - اس کا ذکر خیر دنیا میں چلے - خدا کا اس سے بہت تعلق ہو - وہ مر کر بھی عزت پائے -

ابراہیم علیہ السلام ان تمام انعامات سے متمتع ہوئے -

اُمّۃ - ایک معنے امام کے ہیں - دوسرے معنے گروہ ہے - لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد - حضرت ابراہیم علیہ السلام اس لحاظ سے ایک قوم تھے اب بتاتا ہے کہ اس کی اولاد میں سلطنت ہے نبوت ہے - تمام جہان کے لوگ اس پر سلام بھیجتے ہیں - تورات میں ہے جو تجھ پر اے ابراہیم برکت بھیجے - میں اس کا گھر برکت سے بھر دونگا - ابراہیم میں کیا خوبی تھی - ان آیات میں کچھ ذکر ہے -

حنیفاً - کے معنے ہیں - مستقیم راہ پر چلنے والا - عربی میں جس کے پاؤں ٹیڑھے ہوں اسے بطور دعا احنف کہتے ہیں -

شاکراً لانعمہ - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو ایک دفعہ فرمایا - تم بہت عورتیں دوزخ میں جاؤ گی - ایک عورت نے پوچھا کیوں؟ تو آپ نے فرمایا - کہ تم اللہ کی نعمتوں کو کفر کرنے والی ہو - چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ عورت معمولی بات پر ناراض ہو - تو باوجود بہت سی آسائشوں کے کہہ اٹھتی ہے - میں نے اس گھر میں ایک لحظہ آرام نہیں پایا -

خدا تعالیٰ فرماتا ہے - لئن شکرتم لازیدنکم اللہ شکر سے مال کو بڑھا دیتا ہے مگر بہت ہیں جو اس سہل علاج کو چھوڑ کر کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں - ایک شاعر نے کہا -

سرنوشت ما بدست خود نوشت ٭ خوش نویس است و نخواہد بد نوشت

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے شکر کا اجر کیا کچھ دیا - حضرت یعقوب کے بارہ لڑکے - حضرت اسمٰعیل کے بارہ لڑکے - پھر انہی کی اولاد میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے نبی -

جعل السبت علی الذین اختلفوا فیہ - حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا - غلطی سے یہودی نے ہفتہ - نصاریٰ نے اتوار سمجھ لیا -

المرٓ - سے عملی طور پر کفار کو ڈرایا تھا - سورہ نحل میں عملی رنگ میں کفار کی شرارتوں کا ذکر کیا - اب آپ کی ہجرت کا واقعہ آتا ہے - اگلی سورت میں تمام ترقیات اسلام کا ذکر فرمائے گا -

وما صبرک الا باللہ - صبر کبھی کمزوری سے ہوتا ہے - مگر فرماتا ہے - تمہارا صبر اللہ کے لئے ہو -

یہاں پارے چودھویں (۱۴) کے نوٹ ختم ہوئے - الحمد للہ رب العالمین -